محرم الحرام کے اعمال

مومنین کے لئے خوشخبری

Whatsapp پر دینی معلومات جیسے کہ عقائد،

اخلاقیات، درس قرآن

فقہی مسائل، "خواتین کے مخصوص مسائل"

وظیفے، میمبرز کے فقہی سوالات، جو وہ الگ سے پوچھ سکتے

ہیں

کلمات امیر المومنینؑ از نہج البلاغہ، احادیث معصومینؑ

ہر مناسبت کے حوالہ سے اعمال

دعائیں اور دیگر دینی معلومات حاصل کرنے کے لئے قرآن و

عترت کے گروپ کو جوائن کریں۔

قرآن و عترت اکیڈمی کے گروپ میں شامل ہونے
کے لئے ان میں سے کسی ایک پر کلک کریں۔
تمام گروپ میں مشترکہ نشریات بھیجی جاتی ہیں اسلئے ایک
سے زائد گروپ میں شامل نہ ہوں تاکہ دوسری بھی شامل ہو
کر استفادہ کرسکیں۔

قرآن و عترت اکیڈمی کے دینی ویڈیوز Youtube پر دیکھنے

کے لئے ہمارے Youtube channel کو Subscribe کریں

اسلامی گرافکس کے لئے Instagram پر Follow کریں

Instagram

اور ہماری Facebook Page کو Like کریں

ماہ محرم کے اعمال

واضح ہو کہ محرم کا مہینہ اہلبیت اور ان کے پیروکاروں کے لئے رنج و غم کا مہینہ ہے ۔امام علی رضا -سے روایت ہے کہ جب ماہ محرم آتا تھا تو کوئی شخص والد بزرگوار امام موسٰی کاظم - کو ہنستے ہوئے نہ پاتا تھا ،آپ پر حزن و ملال طاری رہا کرتا اور جب دسویں محرم کا دن آتا تو آہ وزاری کرتے اور فرماتے کہ آج وہ دن ہے جس میں امام حسین - کو شہید کیا گیا تھا ۔

پہلی محرم کی رات

سید نے کتاب اقبال میں اس رات کی چند نمازیں ذکر فرمائی ہیں :

(١)سورکعت نماز جس کی ہر رکعت میں سورئہ الحمد اور سورئہ توحید پڑھے :

(۲)دورکعت نماز جس کی پہلی رکعت میں سورئہ الحمد کے بعد سورئہ انعام اور دوسری رکعت میں سورئہ الحمد کے بعد سورئہ یاسین پڑھے :

(۳)دو رکعت نماز جس کی ہر رکعت میں سورئہ الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ سورئہ توحید پڑھے :

روایت ہوئی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص اس رات دو رکعت نماز ادا کرے اور اس کی صبح جو کہ سال کا پہلا دن ہے روزہ رکھے تو وہ اس شخص کی مانند ہو گا جو سال بھر تک اعمال خیر بجا لاتا رہا ،وہ شخص اس سال محفوظ رہے گا اور اگر اسے موت آجائے تو وہ بہشت میں داخل ہو جائے گا ،نیز سید نے محرم کا چاند دیکھنے کے وقت کی ایک طویل دعا بھی نقل فرمائی ہے۔

پہلی محرم کا دن

اسلامی سال کا پہلا دن ہے اس کے لئے دو عمل بیان ہوئے ہیں ۔

(۱)روزہ رکھے،اس ضمن میں ریان بن شبیب نے امام علی رضا -سے روایت کی ہے ۔ کہ جو شخص پہلی محرم کاروزہ رکھے اور خدا سے کچھ طلب کرے تو وہ اس کی دعا قبول فرمائے گا ،جیسے حضرت زکریا -کی دعا قبول فر مائی تھی ۔

(۲)امام علی رضا -سے روایت ہوئی ہے کہ حضرت رسول پہلی محرم کے دن دو رکعت نماز ادا فرماتے اور نماز کے بعد اپنے ہاتھ سوئے آسمان بلند کر کے تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے :

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْاِلٰهُ الْقَدِيمُ، وَهٰذِهِ سَنَةٌ جَدِيدَةٌ، فَأَسْأَلُکَ فِيهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطانِ

اے اللہ! تو معبود قدیمی ہے اور یہ نیا سال ہے جو اب آیا ہے پس اس سال کے دوران میں شیطان سے بچاؤ کا سوال کرتاہوں اس

وَالْقُوَّةَ عَلَى هذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوئِ وَالاشْتِغالَ بِما يُقَرِّبُنِي إِلَيْکَ يَا كَرِيمُ،

نفس پر غلبے کا سوال کرتا ہوں جو برائی پر آمادہ کرتا ہے
اور یہ کہ مجھے ان کاموں میں لگا جو مجھے تیرے نزدیک کریں
اے مہربان

يَا ذَا الْجَلالِ وَالْاِكْرامِ يَا عِمادَ مَنْ لا عِمادَ لَهُ يَا ذَخِيرَةَ مَنْ لا ذَخِيرَةَ لَهُ يَا حِرْزَ

اے جلالت اور بزرگی کے مالک اے بے سہاروں کے سہارے
اے تہی دست لوگوں کے خزانے اے بے کسوں کے نگہبان

مَنْ لاَ حِرْزَ لَهُ يَا غِياثَ مَنْ لاَ غِياثَ لَهُ يَا سَنَدَ مَنْ لاَ سَنَدَ لَهُ يَا كَنْزَ مَنْ لاَ كَنْزَ لَهُ

اے بے بسوں کے فریاد رس اے بے حیثیتوں کی حیثیت اے
بے خزانہ لوگوں کے خزانے اے بہتر آزمائش کرنے والے

يَا حَسَنَ الْبَلاءِ يَا عَظِيمَ الرَّجاءِ يَا عِزَّ الضُّعَفاءِ يَا مُنْقِذَ الْغَرْقىٰ يَا مُنْجِيَ الْهَلْكىٰ

اے سب سے بڑی امید اے کمزوروں کی عزت اے ڈوبتوں کو
تیرانے والے اے مرتوں کو بچانے والے اے نعمت والے

يَا مُنْعِمُ يَا مُجْمِلُ يَا مُفْضِلُ يَا مُحْسِنُ أَنْتَ الَّذِی سَجَدَ لَکَ سَوادُ اللَّیْلِ وَنُورُ النَّهارِ

اے جمال والے اے فضل والے اے احسان والے تو وہ ہے

جس کو سجدہ کرتے ہیں رات کے اندھیرے دن کے اجالے چاند

کی

وَضَوْئُ الْقَمَرِ، وَشُعاعُ الشَّمْسِ، وَدَوِیُّ الْماءِ، وَحَفِیفُ الشَّجَرِیَا اللّٰه لاَ شَرِیکَ

چاندنیاں سورج کی کرنیں پانی کی روانیاں اور درختوں کی

سرسراہٹیں اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں اے اللہ ہمیں لوگوں

نیک گماں

لَکَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنا خَیْراً مِمَّا یَظُنُّونَ وَاغْفِرْلَنا مَا لاَ یَعْلَمُونَ وَلاَ تُؤاخِذْنا بِما یَقُولُونَ

سے بھی زیادہ نیک بنا دے لوگ ہم کو اچھا سمجھتے ہیں

ہمارے وہ گناہ بخش جن کو وہ نہیں جانتے اور جو کچھ وہ

ہمارے بارے میں کہتے ہیں

حَسْبِيَ اللهُ لاَ إِلهَ إِلاَّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

اس پرہماری گرفت نہ کر اللہ کافی ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے ہمارا ایمان

آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلاَّ أُولُوا الْاَلْبابِ، رَبَّنا لا تُزِغْ

ہے کہ سب کچھ ہمارے رب کیطرف سے ہے اور صاحبان عقل کے سوا کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتا اے ہمارے رب ہمارے دلوں

قُلُوبَنا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنا وَهَبْ لَنا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

کو ٹیڑھا نہ ہونے دے جبکہ ہمیں تو نے ہدایت دی ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر بے شک تو بہت عطا کرنے والا ہے ۔

شیخ طوسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ محرم کے پہلے نو دنوں کے روزے رکھنا مستحب ہے مگر یوم عاشورہ کو عصر تک کچھ نہ کھائے پیئے، عصر کے بعد، تھوڑی سی خاک شفا سے فاقہ شکنی کرے، سید نے پورے ماہ محرم کے روزے رکھنے کی فضیلت لکھی اور فرمایا ہے کہ اس مہینے کے روزے انسان کو ہر گناہ سے محفوظ رکھتے ہیں۔(۱)

تیسری محرم کا دن

یہ وہ دن ہے جس دن حضرت یوسف -قید خانے سے آزاد ہوئے تھے ،جو شخص اس دن کا روزہ رکھے حق تعالیٰ اس کی مشکلات آسان فرماتا ہے اور اس کے غم دور کر دیتا ہے نیز حضرت رسول سے روایت ہوئی ہے کہ اس دن کا روزہ رکھنے والے کی دعا قبول کی جاتی ہے ۔

نویں محرم کا دن

یہ روز تاسوعا حسینی ہے ،امام جعفر صادق -سے روایت ہے کہ نو(۹) محرم کے دن فوج یزید نے امام حسین -اور ان کے انصار کا گھیراؤ کر کے لوگوں کو ان کے قتل پر آمادہ کیا ابن مرجانہ اور عمر بن سعد اپنے لشکر کی کثرت پر خوش تھے اور امام حسین- کو ان کی فوج کی قلت کے باعث کمزور و ضعیف سمجھ رہے تھے ۔انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اب امام حسین -کا کوئی یار و مددگار نہیں آسکتا اور

(۱) سوائے یوم عاشور کے کیونکہ اس دن کا روزہ مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک حرام ہے۔

عراق والے ان کی کچھ بھی مدد نہیں کرسکتے امام جعفر صادق -نے یہ بھی فرمایا کہ اس غریب و ضعیف یعنی امام حسین - پر میرے والد بزرگوار فدا وقربان ہوں ۔

دسویں محرم کی رات

یہ شب عاشور ہے ،سید نے اس رات کی بہت سی بافضیلت نمازیں اور دعائیں نقل فرمائی ہیں ۔ان میں سے ایک سو رکعت نماز ہے ،جو اس رات پڑھی جاتی ہے اس کی ہر رکعت میں سورئہ الحمد کے بعد تین مرتبہ سورئہ توحید پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ کہے :

سُبْحانَ اللہ، وَالحَمْدُ اللہِ، وَلاَ إلہَ إلاَّ اللہ، وَاللہ أَکْبَرُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ إلاَّ باللہ

پاک تر ہے اللہ حمد اللہ ہی کے لئے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بزرگتر ہے اور نہیں ہے کوئی طاقت وقوت مگر وہی جو

العَلِیِّ العَظِیمِ

خدائے بلند و برتر سے ملتی ہے ۔

بعض روایات میں ہے کہ **العَلِیِّ العَظِیمِ** کے بعد استغفار بھی پڑھے :اس رات کے آخری حصے میں چار رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں سورئہ الحمد کے بعد دس مرتبہ آیۃالکرسی۔دس مرتبہ سورئہ توحید دس مرتبہ سورئہ فلق

اور دس مرتبہ سورئہ ناس کی قرائت کرے اور بعد از سلام سومرتبہ سورئہ توحید پڑھے :

آج کی رات چار رکعت نماز ادا کرے جس کی ہر رکعت میں سورئہ الحمد کے بعد پچاس مرتبہ سورئہ توحید پڑھے ،یہ وہی نماز امیرالمؤمنین علیہ‌السلام ہے کہ جس کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اس نماز کے بعد زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی کرے حضرت رسول پر صلوات بھیجے اور آپ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے دشمنوں پر بہت لعنت کرے ۔

اس رات بیداری کی فضیلت میں روایت وارد ہوئی ہے کہ اس رات کو جاگنے والا اس کے مثل ہے جس نے تمام ملائکہ جتنی عبادت کی ہو، اس رات میں کی گئی عبادت ستر سال کی عبادت کے برابر ہے، اگر کسی شخص کیلئے یہ ممکن ہو تو آج رات کو اسے سر زمین کربلا میں رہنا چاہیے، جہاں وہ حضرت امام حسین -کے روضہ اقدس کی زیارت کرے اور حضرت امام حسین - کے قرب میں شب بیداری کرے تاکہ

خدا اس کو امام حسین- کے ساتھیوں میں شمار کرے جو اپنے خون میں لتھڑے ہوئے تھے۔

دسویں محرم کادن

یہ یوم عاشور ہے جو امام حسین- کی شہادت کا دن ہے یہ ائمہ طاہرین اور ان کے پیروکاروں کیلئے مصیبت کا دن ہے اور حزن و ملال میں رہنے کادن ہے ،بہتر یہی ہے کہ امام علی - کے چاہنے اور ان کی اتباع کرنے والے مومن مسلمان آج کے دن دنیاوی کاموں میں مصروف نہ ہوں اور گھر کے لئے کچھ نہ کمائیں بلکہ نوحہ و ماتم اور نالہ بکائ کرتے رہیں ،امام حسین - کیلئے مجالس برپا کریں اور اس طرح ماتم و سینہ زنی کریں جس طرح اپنے کسی عزیز کی موت پر ماتم کیا کرتے ہوں آج کے دن امام حسین- کی زیارت عاشور پڑھیں جو تیسرے باب میں ذکر ہوگی ،حضرت کے قاتلوں پر بہت زیادہ لعنت کریں اور ایک دوسرے کو امام حسین- کی مصیبت پر ان الفاظ میں پرسہ دیں۔

أَعْظَمَ اللّٰه أُجُورَنا بِمُصأبِنا بِالْحُسَيْنِ وَجَعَلَنا وَ إِيَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِينَ

اللّٰہ زیادہ کرے ہمارے اجر و ثواب کو اس پر جو کچھ ہم امام حسین- کی سوگواری میں کرتے ہیں اور ہمیں تمہیناامام حسین- کے خون کا

بِثارِهِ مَعَ وَلِيِّهِ الْاِمامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ اَلسَّلَامُ

بدلہ لینے والوں میں قرار دے اپنے ولی امام مہدی علیہ‌السلام کے ہم رکاب ہو کر کہ جو آل محمد میں سے ہیں ۔

ضروری ہے کہ آج کے دن امام حسین- کی مجلس اور واقعات شہادت کو پڑھیں خود روئیں اور دوسروں کو رلائیں

،روایت میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ -کو حضرت خضر - سے ملاقات کرنے اور ان سے تعلیم لینے کا حکم ہوا تو سب سے پہلی بات جس پر ان کے درمیان مذاکرہ مکالمہ ہوا وہ یہ ہے کہ حضرت خضر -نے حضرت موسیٰ -کے سامنے ان مصائب کا ذکر کیا جو آل محمد پہ آنا تھے ،اور ان دونوں بزرگواروں نے ان مصائب پر بہت گریہ و بکا کیا ۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا:میں مقام ذیقار میں امیرالمؤمنین- کے حضور گیاتو آپ نے ایک کتابچہ نکالا جو آپ کا اپنا لکھا ہوا اور رسول اللہ کا لکھوایا ہوا تھا، آپ نے اس کا کچھ حصہ میرے سامنے پڑھا اس میں امام حسین- کی شہادت کا ذکر تھا اور اسی طرح یہ بھی تھا کہ شہادت کس طرح ہو گی اور کون آپ کو شہید کرے گا ،کون کون آپ کی مدد و نصرت کرے گا اور کون کون آپ کے ہمرکاب رہ کر شہید ہوگا یہ ذکر پڑھ کر امیرالمؤمنین- نے خود بھی گریہ کیا اور مجھ کو بھی خوب رلایا ۔مؤلف کہتے ہیں اگر اس کتاب میں گنجائش ہوتی تو میں یہاں امام حسین- کے کچھ مصائب ذکر کرتا ،لیکن موضوع کے لحاظ سے اس میں ان واقعات کا ذکر نہیں کیا جاسکتا ،لہذا قارئین میری کتب مقاتل کی طرف رجوع کریں ۔خلاصہ یہ کہ اگر کوئی شخص آج کے دن امام حسین- کے روضہ اقدس کے نزدیک رہ کر لوگوں کو پانی پلاتا رہے تو وہ اس شخص کی مانند ہے، جس نے حضرت کے لشکر کو پانی پلایا ہو اور آپ کے ہمرکاب کربلا میں موجود

رہا ہو آج کے دن ہزار مرتبہ سورئہ توحید پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے، روایت میں ہے کہ خدائے تعالیٰ ایسے شخص پر نظر رحمت فرماتا ہے ،سید نے آج کے دن ایک دعا پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے ۔جو دعائے عشرات کی مثل ہے ،بلکہ بعض روایات کے مطابق وہ دعا ئے عشرات ہی ہے ۔

شیخ نے عبداللہ بن سنان سے انہوں نے امام جعفر صادق - سے روایت کی ہے کہ یوم عاشور کو چاشت کے وقت چار رکعت نماز و دعا پڑھنی چاہیے کہ جسے ہم نے اختصار کے پیش نظر ترک کر دیا ہے پس جو شخص اسے پڑھنا چاہتا ہو وہ علامہ مجلسی کی کتاب زادالمعاد میں ملاحظہ کرے۔ یہ بھی ضروری اور مناسب ہے کہ شیعہ مسلمان آج کے دن فاقہ کریں، یعنی کچھ کھائیں پئیں نہیں، مگر روزے کا قصد بھی نہ کریں عصر کے بعد ایسی چیز سے افطار کریں جو مصیبت زدہ انسان کھاتے ہیں مثلا دودھ یا دھی و غیرہ نیز آج کے دن قمیضوں کے گریبان کھلے رکھیں اور آستینیں چڑھا کر ان

لوگوں کی طرح رہیں جو مصیبت میں مبتلا ہو تے ہیں یعنی مصیبت زدہ لوگوں جیسی شکل و صورت بنائے رہیں ۔

علامہ مجلسی نے زادالمعاد میں فرمایا ہے کہ بہتر ہے کہ نویں اور دسویں محرم کا روزہ نہ رکھے کیونکہ بنی امیہ اور ان کے پیروکار ان دو دنوں کو امام حسین- کو قتل کرنے کے باعث بڑے بابرکت وحشمت تصور کرتے ہیں اور ان دنوں میں روزہ رکھتے تھے ،انہوں نے بہت سی وضعی حدیثیں حضرت رسول کی طرف منسوب کر کے یہ ظاہر کیا کہ ان دو دنوں کا روزہ رکھنے کا بڑا اجر و ثواب ہے حالانکہ اہلبیت سے مروی کثیر حدیثوں میں ان دودنوں اور خاص کر یوم عاشور کا روزہ رکھنے کی مذمت آئی ہے ،بنی امیہ اور ان کی پیروی کرنے والے برکت کے خیال سے عاشورا کے دن سال بھر کا خرچہ جمع کر کے رکھ لیتے تھے اسی بنا پر امام رضا- سے منقول ہے کہ جو شخص یوم عاشور اپنا دنیاوی کاروبار چھوڑے رہے تو حق تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت سب کاموں کو انجام تک پہنچا دے گا ،جو شخص یوم عاشور کو گریہ و زاری اور رنج و غم میں

گزارے تو خدائے تعالیٰ قیامت کے دن کو اس کیلئے خوشی و
مسرت کا دن قرار دے گا اور اس شخص کی آنکھیں جنت میں
اہلبیت کے دیدار سے روشن ہوں گی ،مگر جو لوگ یوم
عاشورا کو برکت والا دن تصور کریں اور اس دن اپنے گھر
میں سال بھر کا خرچ لا کر رکھیں تو حق تعالیٰ ان کی فراہم
کی ہوئی جنس و مال کو ان کے لئے بابرکت نہ کرے گا اور ایسے
لوگ قیامت کے دن یزید بن معاویہ ،عبیداللہ بن زیاد اور
عمرابن سعد جیسے ملعون جہنمیوں کے ساتھ محشور ہوں
گے اس لئے یوم عاشور میں کسی انسان کو دنیا کے کاروبار میں
نہیں پڑنا چاہیے اور اس کی بجائے گریہ و زاری ،نوحہ و ماتم اور
رنج و غم میں مشغول رہنا چاہیے نیز اپنے اہل و عیال کو بھی
آمادہ کرے کہ وہ سینہ زنی و ماتم میں اس طرح مشغول ہوں
جیسے اپنے کسی رشتہ دار کی موت پر ہوا کرتے ہیں ۔آج کے دن
روزے کی نیت کے بغیر کھانا پینا ترک کیئے رہیں اور عصر کے
بعد تھوڑے سے پانی و غیرہ سے فاقہ شکنی کریں اور دن بھر
فاقے سے نہ رہیں مگر یہ کہ اس پر کوئی روزہ واجب ہو جیسے

نذر وغیرہ آج کے دن گھر میں سال بھر کیلئے غلہ و جنس جمع نہ کرے ،آج کے دن ہنسنے سے پرہیز کریں، اور کھیل کود میں ہرگز مشغول نہ ہوں اور امام حسین- کے قاتلوں پر ان الفاظ میں ہزار مرتبہ لعنت کریں:

اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ ں

اے اللہ:امام حسین -کے قاتلوں پر لعنت کر

مؤلف کہتے ہیں اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ یوم عاشور کا روزہ رکھنے کے بارے میں جو حدیثیں آئیں وہ سب جعلی اور بناوٹی ہیں اور ان کو جھوٹوں نے حضرت رسول کی طرف منسوب کیا ہے :

اَللَّھُمَّ انَّ ھَذَا یُوْمَ تَبَرَکْتَ بِہٰ بَنُوْ اُمَیَّةِ

اے اللہ ! یہ وہ دن ہے جس کو بنی امیہ نے بابرکت قرار دیا ہے -

صاحب شفا ئ الصدور نے زیارت کے مندرجہ بالا جملے کے ذیل میں ایک طویل حدیث سے اس کی تشریح فرمائی ہے

۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بنی امیہ آج کے منحوس دن کو چند وجوہات کی بنا پر بابرکت تصور کرتے تھے ۔

(۱) بنی امیہ نے آج کے دن آیندہ سال کے لئے غلہ و جنس جمع کر رکھنے کو مستحب جانا اور اس کو وسعت رزق اور خوشحالی کا سبب قراردیا ،چنانچہ اہلبیت کی طرف سے ان کے اس زعم باطل کی باربار تردید اور مذمت کی گئی ہے ۔

(۲)بنی امیہ نے آج کے دن کو روز عید قرار دیا اور اس میں عید کے رسوم جاری کیے ۔جیسے اہل و عیال کے لئے عمدہ لباس و خوراک فراہم کرنا ،ایک دوسرے سے گلے ملنا اور حجامت بنوانا وغیرہ لہذا یہ امور ان کے پیروکاروں میں عام طور پر رائج ہو گئے ۔

(۳)انہوں نے آج کے دن کا روزہ رکھنے کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں وضع کیں اور اس دن روزہ رکھنے پر عمل پیرا ہوئے ۔

(۴)انہوں نے عاشور کے دن دعا کرنے اور اپنی حاجات طلب کرنے کو مستحب قرار دیا اس لئے اس سے متعلق بہت سے

فضائل اور مناقب گھڑ لیے ،نیز آج کے دن پڑھنے کے لئے بہت سی دعائیں بنائیں اور انہیں عام کیا تاکہ لوگوں کو حقیقت واقعہ کی سمجھ نہ آئے چنانچہ وہ آج کے دن اپنے شہروں میں منبروں پر جو خطبے دیتے ،ان میں یہ بیان ہوا کرتا تھا کہ آج کے دن ہر نبی کے لئے شرف اور وسیلے میں اضافہ ہوا مثلا نمرود کی آگ بجھ گئی حضرت نوح کی کشتی کنارے لگی ،فرعون کا لشکر غرق ہوا حضرت عیسیٰ کو یہودیوں کے چنگل سے نجات حاصل ہوئی یعنی یہ سب امور آج کے دن وقوع میں آئے ۔تاہم ان کا یہ کہنا سفید جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہے ۔

اس بارے میں شیخ صدوق نے جبلہ مکیہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے میثم تمار سے سنا وہ کہتے تھے: خدا کی قسم ! یہ امت اپنے نبی صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے فرزند کو دسویں محرم کے دن شہید کرے گی اور خدا کے دشمن اس دن کو بابرکت دن تصور کریں گے یہ سب کام ہو کر رہیں گے اور یہ

باتیں اللہ کے علم میں آچکیں ہیں یہ بات مجھے اس عہد کے ذریعے سے معلوم ہے ،جو مجھ کو امیرالمؤمنین- کی طرف سے ملا ہے جبلہ کہتے ہیں کہ میں نے میثم سے عرض کی کہ وہ لوگ امام حسین- کے روز شہادت کو کس طرح بابرکت قراردیں گے ؟تب میثم رو پڑے اور کہا لوگ ایک ایسی حدیث وضع کریں گے جس میں کہیں گے کہ آج کا دن ہی وہ دن ہے کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت آدم -کی توبہ قبول فرمائی۔ حالانکہ خدائے تعالیٰ نے ان کی توبہ ذی الحجہ میں قبول کی تھی وہ کہیں گے آج کے دن ہی خدانے حضرت یونس- کو مچھلی کے پیٹ سے باہر نکالا حالانکہ خدانے ان کو ذی القعدہ میں شکم ماہی سے نکالا تھا وہ تصور کریں گے کہ آج کے دن حضرت نوح - کی کشتی جودی پر رکی ،جبکہ کشتی ۸۱ ذی الحجہ کو رکی تھی وہ کہیں گے کہ آج کے دن ہی حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ -کیلئے دریا کو چیرا ،حالانکہ یہ واقعہ ربیع الاول میں ہوا تھا خلاصہ یہ کہ میثم تمار کی اس روایت میں مذکورہ تصریحات وہ ہیں جو اصل میں نبوت و امامت کی

علامات ہیں اور شیعہ مسلمانوں کے برسر حق ہونے کی روشن دلیل ہیں ۔ کیونکہ اس میں ان باتوں کا ذکر ہے جو ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں پس یہ تعجب کی بات ہے کہ اس واضح خبر کے باوجود ان لوگوں نے اپنے وہم وگمان کی بنا پر قراردی ہوئی جھوٹی باتوں کے مطابق دعائیں بنا لی ہیں جو بعض بے خبر اشخاص کی کتابوں میں درج ہیں کہ جن کو ان کی اصلیت کا کچھ بھی علم نہ تھا ۔

ان کتابوں کے ذریعے سے یہ دعائیں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ گئی ہیں، لیکن ان دعاؤں کا پڑھنا بدعت ہونے کے علاوہ حرام بھی ہے ان بدعت و حرام دعاؤں میں سے ایک یہ ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ، سُبْحانَ اللهِ مِلئَ الْمِيزانِ، وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ، وَمَبْلَغَ

خدا کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے پاک ہے اللہ ترازو کے پورا ہونے علم کی آخری حدوں اور خوشنودی

الرِّضا، وَزِنَةَ الْعَرْشِ

کی رسائی اور وزن عرش کے برابر ۔

دو تین سطروں کے بعد یہ ہے کہ دس مرتبہ صلوات پڑھے

پھر یہ کہے :

يَا قَابِلَ تَوْبَةِ آدَمَ يَوْمَ عاشُوراءَ يَار افِعَ إدْرِيسَ إلَى السَّماءِ يَوْمَ عاشُوراءَ يَا مُسَكِّنَ

اے روز عاشور آدم علیہ‌السلام کی توبہ قبول کرنے والے

اے عاشور کے دن ادریس علیہ‌السلام کو آسمان پر لے جانے والے اے

سَفِينَةِ نُوحٍ عَلَى الْجُودِيِّ يَوْمَ عاشُوراءَ، يَا غِياثَ إبْراهِيمَ مِنَ النَّارِيَوْمَ عاشُوراءَ

اے روز عاشور نوح علیہ‌السلام کی کشتی کو جودی پہاڑ پر ٹکانے والے اے یوم عاشور ابراہیم علیہ‌السلام کو آگ سے نجات دینے والے .

اس میں شک نہیں کہ یہ دعا مدینے کے کسی ناصبی یا مسقط کے کسی خارجی نے یا ان کے کسی ہم عقیدہ نے گھڑی

ہے ،اس طرح اس نے وہ ظلم کیا ہے جو بنی امیہ کے ظلم کو انتہائ تک پہنچا دیتا ہے یہ بیان کتاب شفائ الصدور کے مندرجات کا خلاصہ ہے جو یہاں ختم ہو گیا ہے ۔بہرحال یوم عاشور کے آخری وقت میں امام حسین- کے اہل حرم انکی دختران اور اطفال کے حالات و واقعات کو نظر میں لانا چاہیے کہ اس وقت میدان کربلا میں ان پر کیا بیت رہی ہے ۔جب کہ وہ دشمنوں کے ہاتھوں قید میں ہیں اور اپنی مصیبتوں میں آہ و زاری کررہے ہیں، سچ تو یہ ہے کہ اہلبیت پر وہ دکھ اور مصیبتیں آئی ہیں جو کسی انسان کے تصور میں نہیں آسکتیں اور قلم دان کو لکھنے کا یارا نہیں ،کسی شاعر نے اس سانحہ کو کیا خوب بیان کیا ہے :

فاجِعةٌ إنْ أَرَدْتُ أَكْتُبُها

مُجْمَلَةً ذِكْرَةً لِمُدَّكِرِ

یہ ایسی مصیبت ہے اگر اسے لکھوں

کسی یاد کرنے والے کیلئے مجمل سی یاد دہانی

جَرَتْ دُمُوعَی فَحالَ حائِلُها

مَا بَیْنَ لَحْظِ الْجُفُونِ وَالزُّبُرِ

تو میرے آنسو نکل پڑتے ہیں اور

میری آنکھوں اور اوراق کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں

وَقال قَلْبی بُقْیا عَلَیَّ فَلاَ

وَاللہ مَا قَدْ طُبِعْتُ مِنْ حَجَرِ

میرا دل کہتا ہے رحم کر مجھ پر نہیں میں

بخدا کوئی پتھر کہ میری تو جان نکلے جارہی

بَکَتْ لَہَا الْاَرْضُ وَالسَّمائُ

وَمَا بَیْنَہُما فی مَدامِعٍ حُمُرِ

اس پر روئے ہیں زمین و آسماں

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے خون کے آنسو

یوم عاشور کے آخر وقت کھڑا ہو جائے اور رسول اللہ ، امیرالمؤمنین، جناب فاطمه، امام حسن اور باقی ائمه جو اولادامام حسین- میں سے ہیں ،ان سب پر سلام بھیجے اور گریه کی حالت میں ان کو پرسه دے اور یه زیارت پڑھے :

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ الله، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ نُوحٍ نَبِیِّ الله،

آپ پر سلام ہو اے آدم علیه‌السلام کے وارث جو برگزیدئه خدا ہیں آپ پر سلام ہو اے نوح علیه‌السلام کے وارث جو اللہ کے نبی ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وارِثَ إِبْراهِیمَ خَلِیلِ الله اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وارِثَ مُوسی کَلِیمِ الله

آپ پر سلام ہو اے ابراہیم علیه‌السلام کے وارث جو اللہ کے دوست ہیں آپ پر سلام ہو اے موسیٰ علیه‌السلام کے وارث جو خدا کے کلیم علیه‌السلام ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وارِثَ عَیسی رُوحِ الله اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیبِ الله

آپ پر سلام ہو اے عیسٰی علیہ‌السلام کے وارث جو خدا کی روح ہیں آپ پر سلام ہو اے محمد صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے وارث جو خدا کے حبیب ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وارِثَ عَلِيٍّ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ وَلِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وارِثَ

آپ پر سلام ہو اے علی علیہ‌السلام کے وارث جو مؤمنوں کے امیر اور ولی خدا ہیں آپ پر سلام ہو اے حسن علیہ‌السلام

الْحَسَنِ الشَّهِيدِ سِبْطِ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ

کے وارث جو شہید ہیں اللہ کے رسول صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے نواسے ہیں آپ پر سلام ہو اے خدا کے رسول کے فرزند آپ پر سلام ہو

يَابْنَ الْبَشِيرِالنَّذِيرِوَ ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَابْنَ فاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِساءِ

اے بشیر و نذیر اور وصیوں کے سردار کے فرزند آپ پر
سلام ہو اے فرزند فاطمه علیه‌السلام جو جہانوں کی
عورتوں کی

الْعالَمِینَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا أَبا عَبْدِ اللّه، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
خِیَرَةَ اللّه وَ ابْنَ خِیَرَتِهِ،

سردار ہیں آپ پر سلام ہو اے ابو عبدا علیه‌السلام للّٰه آپ
پر سلام ہو اے خدا کے پسند کیے ہوئے اور پسندیدہ کے
فرزند

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثارَاللّه وَ ابْنَ ثارِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَ یُّهَا الْوِتْرُ
الْمَوْتُورُ، اَلسَّلَامُ

آپ پر سلام ہو اے شہید راہ خدا اور شہید کے فرزند آپ
پر سلام ہو اے وہ مقتول جس کے قاتل ہلاک ہوگئے آپ پر

عَلَیْکَ أَیُّهَا الْاِمامُ الْهادِی الزَّکِیُّ وَعَلَی أَرْواحٍ حَلَّتْ بِفِنائِکَ
وَ أَقامَتْ فِی جِوارِکَ

سلام ہو اے ہدایت و پاکیزگی والے امام اور سلام ان روحوں پر جوآپ کے آستاں پر سوگئیں اور آپ کی قربت میں رہ رہی ہیں

وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِکَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ مِنِّي مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ،

اور سلام ہو ان پر جو آپکے زائروں کیساتھ آئیں میرا آپ پر سلام ہو جب تک میں زندہ ہوں اور جب تک رات دن کا سلسلہ قائم ہے

فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِکَ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّ الْمُصابُ فِي الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي أَهْلِ السَّمٰوَاتِ

یقینا آپ پر بہت بڑی مصیبت گزری ہے اور اس سے بہت زیادہ سوگواری ہے مومنوں اور مسلمانوں میں آسمانوں میں رہنے والی

أَجْمَعِينَ وَفِي سُکَّانِ الْاَرَضِينَ فَ إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ راجِعُونَ، وَصَلَواتُ اللهِ

ساری مخلوق میں اور زمین میں رہنے والی خلقت میں پس اللہ

ہم ہی کیلئے ہیں اور ہم اس کی طرف لوٹ کر جائیں گے خدا

کی رحمتیں

وَبَرَكَاتُهُ وَتَحِيَّاتُهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آبائِكَ الطَّاهِرِينَ الطَّيِّبِينَ

الْمُنْتَجَبِينَ وَعَلَى ذَرارِيهِمُ

ہوں اس کی برکتیں آپ پر سلام ہو اور آپ کے آبائ واجداد

پر جو پاک نہاد نیک سیرت اور برگزیدہ ہیں اور ان کی اولاد پر

الْهُداةِ الْمَهْدِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلاىَ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى

رُوحِكَ وَعَلَى أَرْواحِهِمْ،

کہ جو ہدایت یافتہ پیشوا ہیں آپ پر سلام ہو اے میرے آقا

اور ان سب پرسلام ہو آپ کی روح پر اور ان کی روحوں پر

وَعَلَى تُرْبَتِكَ وَعَلَى تُرْبَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً وَرِضْوانَاً وَرَوْحاً

وَرَيْحاناً اَلسَّلَامُ

اور سلام ہو آپکے مزار پر اور ان کے مزاروں پر اے اللہ !ان

سے مہربانی خوشنودی مسرت اور خوش روئی کے ساتھ پیش

آئے آپ

عَلَیْکَ یَا مَوْلایَ یَا أَبا عَبْدِ اللہ یَابْنَ خاتَمِ النَّبِیّینَ، وَیَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّینَ، وَیَابْنَ

پر سلام ہو اے میرے سردار اے ابوعبد علیہ‌السلام اللہ

اے نبیوں کے خاتم کے فرزند اے اوصیاءٔ کے سردار کے فرزند اے جہانوں

سَیِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِینَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَہِیدُ، یَابْنَ الشَّہِیدِ، یَا أَخَ الشَّہِیدِ، یَا أَبَا

کی عورتوں کی سردار کے فرزند آپ پر سلام ہو اے شہید

اے فرزند شہید اے برادر شہید اے پدر

الشُّہَداءِ اَللّٰہُمَّ بَلِّغْہُ عَنِّی فی ھذِہِ السَّاعَةِ وَفِی ھذَا الْیَوْمِ وَفِی ھذَا الْوَقْتِ وَفِی

شہیداں اے اللہ! پہنچا ان کو میری طرف سے اس گھڑی میں

آج کے دن میں اور موجودہ وقت میں اور ہرہر

کُلِّ وَقْتٍ تَحِیَّةً کَثِیرَةً وَسَلاماً، سَلامُ اللہ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللہ وَبَرَکاتُہُ یَابْنَ سَیِّدِ

وقت میں بہت بہت درود اور سلام، آپ پر اللہ کا سلام ہواللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں اے جہانوں

الْعالَمِينَ وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدِينَ مَعَکَ سَلاماً مُتَّصِلاً مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ اَلسَّلَامُ

کے سردار کے فرزند اور ان پرجو آپ کے ساتھ شہید ہوئے سلام ہو لگاتار سلام جب تک رات دن باہم ملتے ہیں

عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيدِ، اَلسَّلَامُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ، اَلسَّلَامُ

حسین علیہ السلام ابن علی علیہ السلام شہید پر سلام ہو

علی علیہ السلام ابن حسین علیہ السلام شہید پر سلام ہو

عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

عباس علیہ السلام ابن امیر المؤمنین علیہ السلام شہید پر سلام ہوان شہیدوں پر سلام ہو جو امیرالمؤمنین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدائِ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدائِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ،

ان شہیدوں پر سلام ہو جواولاد حسن علیہ‌السلام سے ہیں

ان شہیدوں پر سلام ہو جو اولاد حسین علیہ‌السلام سے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدائِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍوَعَقِيلٍ اَلسَّلَامُ عَلَى كُلِّ مُسْتَشْهَدٍ مَعَهُمْ مِنَ

ان شہیدوں پر سلام ہو جو جعفر علیہ‌السلام اور عقیل علیہ‌السلام کی اولاد سے ہیں مومنوں میں سے ان سب شہیدوں پر سلام ہو جو ان کے ساتھ

الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُمْ عَنِّى تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلاماً

شہید ہوئے اے اللہ! محمد صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم و آل علیہ‌السلام محمد صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم پر رحمت نازل کر اور پہنچا ان کو میری طرف سے بہت بہت درود اور سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحْسَنَ اللهُ لَكَ الْعَزاءَ فِى وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ

آپ پر سلام ہو اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خدائے تعالیٰ آپ کے فرزند حسین علیہ السلام کے بارے میں
آپ کے ساتھ بہترین تعزیت کرے آپ پر

عَلَيْكِ يَا فاطِمَةُ أَحْسَنَ اللهُ لَكِ الْعَزاءَ فَى وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ

سلام ہو اے فاطمہ علیہ السلام خدائے تعالیٰ آپ کے فرزند
حسین علیہ السلام کے بارے میں آپ کے ساتھ بہترین تعزیت
کرے آپ پر سلام ہو اے

الْمُؤْمِنِينَ أَحْسَنَ اللهُ لَكَ الْعَزاءَ فِى وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبا مُحَمَّدٍ

امیرالمؤمنین علیہ السلام خدائے تعالیٰ آپ کے فرزند حسین
علیہ السلام کے بارے میں آپ کے ساتھ بہترین تعزیت کرے آپ
پر سلام ہو اے ابومحمد علیہ السلام

الْحَسَنَ أَحْسَنَ اللهُ لَكَ الْعَزاءَ فَى أَخِيكَ الْحُسَيْنِ، يَا مَوْلَاىَ يَا أَبا عَبْدِ اللهِ

حسن علیہ السلام خدائے تعالیٰ آپکے بھائی حسین علیہ السلام کے بارے میں آپکے ساتھ بہترین تعزیت کرے اے میرے سردار اے ابوعبد علیہ السلام اللہ

أَنَا ضَيْفُ اللّٰه وَضَيْفُکَ وَجارُاللّٰه وَجارُکَ، وَلِكُلِّ ضَيْفٍ وَجارٍ قِرىً وَقِراىَ فِي

میں اللہ کا مہمان اور آپ کا مہمان ہوں اور خدا کی پناہ اور آپکی پناہ میں ہوں یہاں ہر مہمان اور پناہ گیر کی پذیرائی ہوتی ہے اور اس

هذَا الْوَقْتِ أَنْ تَسْأَلَ اللّٰه سُبْحانَهُ وَتَعَالى أَنْ يَرْزُقَنِي فَكَاکَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ

وقت میری پذیرائی یہی ہے کہ آپ سوال کریں اللہ سے جو پاک تر اور عالی قدر ہے یہ کہ میری گردن کو عذاب جہنم سے آزاد کردے

إِنَّهُ سَمِيعُ الدُّعاءِ قَرِيبٌ مُجِيبٌ

بے شک وہ دعا کا سننے والا ہے نزدیک تر قبول کرنے والا ۔

پچیسویں محرم کا دن

بہت سے علما کے نزدیک 25 محرم 94ھ کے دن امام زین العابدین- کی شہادت واقع ہوئی تھی، بعض علمائ نے آپکی شہادت کا دن 12 محرم 95ھ بیان کیا ہے، کہ جس سال کو سنۃالفقہائ کا نام دیا گیا ہے ۔